

95766 - روزہ توڑنے کی نیت کرنے کے بعد نیت تبدیل کرنے کا حکم

سوال

ایک شخص رمضان میں روزے کی حالت میں سفر میں تھا تو اس نے روزہ کھولنے کی نیت کی، لیکن روزہ کھولنے کے لیے کوئی چیز نہ ملنے کی وجہ سے نیت تبدیل کر لی، اور اپنا روزہ مغرب تک مکمل کر لیا، تو کیا اس کا روزہ صحیح ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله:

جس نے روزہ کی حالت میں روزہ کھولنے کی نیت کر لی تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے، صرف یہ ہے کہ اس نے پختہ نیت کی ہو اور اس میں کسی قسم کا تردد نہ ہو، اور پھر جب اسے روزہ کھولنے کے لیے کوئی چیز نہ ملے تو اس نے نیت میں تبدیلی پیدا کر لی، تو اس کا روزہ ختم ہو چکا ہے، اور اس کے ذمہ اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا لازم ہے، حنابلہ اور مالکیہ کا مسلک یہی ہے۔

لیکن احناف اور شافعیہ اس کے خلاف ہیں۔

دیکھیں: بدائع الصنائع (2 / 92) حاشیۃ الدسوقی (1 / 528) المجموع (6 / 313) کشاف القناع (2 / 316)۔

اس قول کی بنا پر کہ اسکا روزہ باطل ہو جاتا ہے، اور راجح بھی یہی ہے، اس نے روزہ کھولنے کی پختہ نیت کی تھی اور اس میں کوئی تردد نہیں تھا، پھر جب اسے روزہ کھولنے کے لیے کچھ نہ ملا تو اس نے اپنی نیت تبدیل کر لی، تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، اور اسے اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا ہو گا۔

لیکن اگر وہ روزہ کھولنے میں متردد تھا، یا اس نے اسے کسی چیز پر معلق کیا: مثلاً کہ اگر اسے کھانا پینا مل گیا تو وہ روزہ کھول دے گا، پھر اسے کھانے پینے کے لیے کچھ نہ ملا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص رمضان میں سفر پر ہے اور روزہ سے ہے، اس نے روزہ کھولنے کی نیت کر لی لیکن اسے روزہ کھولنے

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

کے لیے کوئی چیز نہ ملی، تو اس نے نیت تبدیل کر لی، اور روزہ پورا کر لیا، تو کیا اسکا روزہ صحیح ہے؟

شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیا:

" اسکا روزہ صحیح نہیں، اور اس کے ذمہ اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا لازم ہے؛ کیونکہ جب اس نے روزہ کھولنے کی نیت کی تھی تو اس کا روزہ کھل گیا تھا۔

لیکن اگر وہ یہ کہتا کہ: اگر مجھے پانی مل گیا تو میں پی لوں گا وگرنہ میں روزہ کی حالت میں ہی رہوں گا، اور اسے پانی نہ ملا تو اس کا روزہ صحیح ہے؛ کیونکہ اس نے اپنی نیت نہیں توڑی، لیکن اس نے روزہ کھولنے کو کسی کھانے پینے والی چیز کی موجودگی پر معلق کیا تھا، اور وہ چیز ملی ہی نہیں، تو وہ اپنی پہلی نیت پر ہی باقی ہے۔

تو سائل یہ کہتا ہے:

ہم اس قول کا رد کیسے کریں گے: کہ کسی بھی عالم دین نے یہ نہیں کہا کہ نیت روزہ توڑنے والی اشیاء میں داخل ہے؟

شیخ کا جواب تھا:

جو شخص یہ کہتا ہے ہم اسے یہ کہتے ہیں: وہ تو اہل علم کی کتاب کا علم ہی نہیں رکھتا۔ اہل علم کی فقہی اور مختصر کتابوں کا اسے علم ہی نہیں ہے۔ زاد المستقنع میں ہے: اور جس نے روزہ کھولنے کی نیت کی تو اس کا روزہ کھل گیا۔

میرے بھائیوں میں آپ کو کہتا ہوں کہ آپ ایسے علماء سے بچ کر رہیں جو علم میں رسوخ نہیں رکھتے، اور علمی طور پر معروف نہیں، میں آپ کو ان سے بچنے کا کہتا ہوں کہ جب وہ یہ کہیں کہ مجھے تو اس قول کے کسی قائل کا علم نہیں، یا یہ قول کسی نے نہیں کہا، تو آپ ان سے بچ کر رہیں کیونکہ ہو سکتا ہے وہ سچے ہوں؛ اس لیے کہ نہ تو وہ اہل علم کی کتب کو جانتے ہیں، اور نہ ہی انہوں نے ان کتب کا مطالعہ کیا ہے، اور نہ ہی اس کے متعلق کچھ جانتے ہیں۔

پھر ہم اگر فرض کریں کہ یہ اہل علم کی کتب میں نہیں ملتا، تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں ہے:

" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے " ؟

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

کیوں نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے ہیں:

" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے "

اور اس شخص نے روزہ کھولنے کی نیت کر لی ہے تو کیا اسکا روزہ کھل جائیگا ؟

جی ہاں اسکا روزہ کھل گیا ہے " انتہی۔

ماخوذ از: لقاء الباب المفتوح (20 / 29) .

واللہ اعلم .